# لوڈشیڈنگ کا جن کون قابو کرے گا؟

نائن الیون کے سانحہ کی پہلی برسی پر دنیا کے کافی ممالک نے امریکی عوام سے یکجہتی ورامریکی حکومت سے ہمدردی کے طور پر عین اسی وقت پر اک منٹ کے لیے خاموشی اختیار کی۔ برطانیہ نے بش انتظامیہ کے ساتھ اپنی وفاداری کا معیار دوسروں سے زیادہ دکھانے کے لیے خاموشی کا دورانیہ بھی دوگنا یعنی دومنٹ کردیا تھا۔اس ایک منٹ کے علامتی سوگ میں یورپ اور برطانیہ کے علاوہ وہ ممالک بھی شامل تھے جو آج دہشت گردی کی نام نہاد جنگ میں امریک کے حلیف ہیں۔

میں اس دن جرمنی میں اپنی کلاس میں تھا۔ ہمارے استادمحترم نے مقررہ وقت سے پہلے ہم کو بتایا کہ ہم ایک منٹ تک خاموش اور ساکت بیٹھیں گے۔ایک منٹ کے لیے بجلی بھی غائب ہوگئی تا کہ سب لوگ اس سوگ میں شامل ہوسکیں۔ایک منٹ کے لیے تمام ٹرینیں،ٹرامز , زیرزمین گاڑیاں،سڑک پر ساری ٹریفک بھی رک گئی۔فیکٹریوں میں بھی بجلی بند ہونے سے ساری مشینیں رک گئیں۔حساس جگہوں , ہسپتالوں اورمخصوص پلانٹس کی حامل فیکٹریاں کو اس سے مستثناءرکھا گیا۔بجلی کے بغیر ایک منٹ کا تجربہ ان کے لیے بڑا انوکھا تھا۔ترقی یافتہ ممالک کا سوگ منانے کا یہ طریقہ ہمارے قائدین کو شاید کچھ زیادہ ہی اچھا لگا کہ انہوں نے خاموشی سے کئی کئی گھنٹے بجلی بند کر کہ اپنی عوام کو دہشت گردی کی جنگ میں ہلاک ہونے والوں اور دہشت گردوں کے ہاتھوں ناحق مرنے والوں کے سوگ میں شامل کرلیا۔جس کو لوڈشیڈنگ کے نام سے منسوب کیا گیا ہے۔جس کا دورانیہ بجلی کے بل کی طرح روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔

لوڈشیڈنگ انگریزی زبان کا وہ ٹیکنیکل لفظ ہے جس سے ہمارا بچہ بچہ اچھی طرح واقف ہے۔دوسری طرف انگریزوں کی ایک کثیر تعداد اس لفظ سے نا آشنا ہے کیونکہ ان کو آج تک اس سے کبھی واسطہ ہی نہیں پڑا۔یہاں کی مکینیکل زندگی کا دارومدار ہی بجلی پر ہوتا ہے۔ 1997ء کی بات ہے کہ میرے ساتھ کام کرنے والی ایک جرمن لڑکی کام پر تقریبا 3 گھنٹے تاخیر سے آئی۔منیجر کو اس نے دیر سے آنے کی وجہ یہ بتائی کہ وہ جس بلڈنگ میں رہتی ہے اس کے تمام فلیٹس کی بجلی تکنیکی وجوہات کی بنا پر صبح کے وقت بند تھی۔جس کی وجہ سے الیکٹریکل ٹائم پیس نے جگانے کا الارم نہ بجایا۔دیر سے آنکھ کھولی پھر بجلی کی عدم دستیابی کی وجہ سے گرم پانی سے محروم رہی۔کچن میں ناشتہ بھی نہ بنا سکی کیونکہ کچن میں چولہا،مائکروویو،کیٹل وغیرہ سب کچھ بجلی سے ہی چلتا تھا۔لہذا باہر cafe سے ناشتہ کرنا پڑا۔اسی وجہ سے ڈیوٹی سے دیر ہوگئی۔ساری بات سن کر منیجر نے بڑے افسوس کا اظہار کیا کہ اس کو اتنی تکلیف کا سامنا کرنے کے بعد کام پر آنا پڑا۔منیجر نے اس کو آدھا گھنٹہ اضافی بریک دی تا کہ وہ تازہ دم ہوکر کام شروع کرے اور 3 گھنٹوں کی تنخواہ بھی نہ کاٹی۔ایک طرف تو ایسی دنیا ہے جہاں بجلی بند کر کہ "علامتی سوگ" مناتے ہیں اور اگر مہذب دنیا کے اس اصول کو وطنِ عزیز پر لاگو کردیا جائے تو آپ خود ہی گن لیں کہ ہم کتنے سالوں سے حالتِ سوگ میں ہیں۔حکومتیں بدل گئیں،آمریتیں دفن ہوئیں اور جمہوریتیں جس کی خواہش ہر عوام کرتی ہے اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ عوام کی پیشانی پر چمک رہی ہے لیکن مقدر کا اندھیرا ہے کہ کسی سے بھی ختم نہیں ہورہا۔اگر تکنیکی وجوہات کی بنا پر کبھی کسی کو بجلی کی بندش کا سامنا کرنا پڑجائے تو متاثرہ افراد کو چند گھنٹے مشکل میں گزارنے پر بڑی ہمدردی کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ایک ہم ہیں جہاں بجلی کی آنکھ مچولی سے نوزائیدہ

بھی آشنا ہے۔ کیونکہ دنیا میں آنکھ کھولتے ہی غریب کے بچے کو پہلی تکلیف لوڈشیڈنگ کی وجہ سے پہنچتی ہے۔ پہلے تو بجلی بند ہوتی تھی تو گھروں میں گیس سے جلنے والے لیمپ روشنی دیتے تھے۔ اب تو گیس کی لوڈشیڈنگ شروع ہوگئی ہے جس سے سخت گرمی میں بھی گھروں کے چولہے ٹھنڈے ہونا شروع ہوگئے ہیں۔ فوج میں جب کبھی دشمن ملک کا جاسوس ہاتھ لگ جاتا تو اس سے راز اگلوانے کے لیے تشدد کا ایک خاص حربہ یہ ہوتا ہے کہ اس کو سونے نہ دیا جائے۔ چند دن مسلسل جاگنے کے بعد مضبوط سے مضبوط اعصاب بھی جواب دے جاتے کیونکہ یہ وہ اذیت ہے جو دماغ جسم اور اعصاب کو مفلوج کر دیتی ہے۔ آج ہماری غریب عوام ایسے ہی کرب سے گزر رہی ہے۔ جہاں وہ کبھی چین کی نیند سو نہیں سکتے۔ ہماری غریب عوام کا حوصلہ قابل دید ہے جو اتنی سختیاں بڑے صبر سے برداشت کرتے ہیں۔ ان کا حوصلہ مزید بڑھانے کے لیے سیاسی قائدین کہہ دیتے ہیں کہ بجلی کا شارٹ فال برطانیہ میں بھی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ وہ سرکاری دورے پر جہاں آ کر ٹھہرتے ہوں یا جہاں ان کی نسل پروان چڑھ رہی ہے وہاں پر لوڈشیڈنگ ہوتی ہو مگر ہمیں تو ادھر ایسی کوئی چیز نظر نہیں آئی۔ ادھر تو زندگی کا سارا دارومدار ہی بجلی پر ہے۔ اگر چند گھنٹے بجلی نہ ہو تو سارا نظام ہی دھرم بھرم ہو جائے گا۔ ہمارے ملک میں لوڈشیڈنگ سے ستائی عوام کی حالت یہ ہو چکی ہے کہ یو پی ایس اور جنریٹر بھی جہیز کا اہم جزو بنتے جا رہے ہیں۔ مگر جنریٹر بیچارہ بھی تب چلے گا جب ڈیزل اور پٹرول ہوگا۔ اُدھر تو پٹرول پمپ پر لمبی قطاریں خطرے کی گھنٹی بجا رہی ہوتی ہیں۔ UPS کو چارج کرنے کے لیے بھی بجلی کا ہونا شرط ہے۔ اب بجلی اور گیس کی لوڈشیڈنگ سے ستائی ہوئی غریب عوام سڑکوں پر سراپا احتجاج بن کر اپنے مخصوص قومی سٹائل میں ٹائروں کو آگ لگا کر دھویں سے اپنا ہی منہ کالا کرتے ہیں۔ فضاء کو آلودہ دیکھ کر جب پولیس والے جائے وقوع پر پہنچ کر ان پر لاٹھی چارج کرتے ہیں تو ان کو بچانے والا بھی کوئی نہیں آتا۔ میانوالی میں تو دو شہری پولیس کی گولیوں کا نشانہ بن گئے لیکن حیرت انگیز بات ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب سرفراز شاہ کے قاتلوں کو سزا دلوانے کی بات تو کرتے ہیں مگر پنجاب کی بے لگام پولیس بارے اُن کا رویہ ایک شفیق باپ جیسا ہے۔ آخر غریب عوام جائے تو کہاں جائے؟ لوڈشیڈنگ اور مہنگائی کی احتجاجی ریلی میں تو کوئی سیاستدان شامل ہو کر اظہار یکجہتی نہیں کرتا۔ وکلاء کی تحریک میں وہ سب گرم موسم کی پرواہ کیے بغیر سرگرم تھے۔ اس میں ان کے سیاسی مقاصد تھے جو انہوں نے حاصل کر لیے مگر غریب عوام جب اپنی حالت زار کا رونا سڑکوں پر آ کر روتی ہے تو ان کے آنسو بھی صاف کرنے کوئی نہیں آتا۔ ان کے ساتھ چلچلاتی دھوپ میں کون جلے؟ جہاں سورج آگ برس رہا ہے۔ اس آگ میں بڑی توانائی ہے۔ بشرطیکہ اس کو صحیح طریقے سے استعمال کیا جائے۔ یورپ میں جہاں سورج غریب کے گھر خوشی کی طرح کبھی کبھی دیدار کرواتا ہے۔ تپش کی شدت بھی اتنی نہیں ہوتی۔ پھر بھی شمسی توانائی کو یہاں بھرپور طریقے سے استعمال کیا جاتا ہے۔ جرمنی کی بیشتر کار پارکنگ ٹکٹ مشین اب شمسی توانائی سے چل رہی ہیں۔ اب تو فٹ پاتھوں پر جو لوگ چلتے ہیں ان کے پاؤں کی رگڑ سے پیدا ہونے والی توانائی کو بھی استعمال کرنے کا سوچا جا رہا ہے۔ ہوا کو بھی ضائع نہ کیا جائے اس فارمولے پر عمل کرتے ہوئے پن بجلی کا بھی رجحان عام ہے۔ ایٹم اور ہائیڈرو تھرمل پاور ہاؤس سے بھی کام لیا جا رہا ہے۔ بجلی کی لوڈشیڈنگ ادھر ہوتی تو کبھی صنعتی انقلاب نہ آتا۔

ہمارے پاس سارا سال تیز دھوپ، ہواؤں کے جھونکے، پانی اتنا کہ غریب کا اکثر اس میں سب کچھ بہہ جاتا ہے۔ جس کی فوٹیج دکھا کر

ہمارے شاہی فقیر اپنے کشکول امدادی رقوم سے بڑھتے ہیں۔ایٹمی قوت کے ہم بھی دعویدار ہیں۔اگر ہم محدود وسائل میں ایٹمی طاقت بن سکتے ہیں تو توانائی کا یہ بحران کیوں ختم نہیں کر سکتے ؟؟ سب سے پہلے تو ہنگامی بنیادوں پر 35% چوری ہونے والی بجلی کو روکنے کے لیے اقدامات کرنے ہونگے۔اس کے لیے ضروری ہے کہ چور سے چوکیدار کی علیحدہ کیا جائے۔یہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کوئی ایماندار اور نڈر تھانیدار نہ ہو۔

گھاس کھا ایٹم بم بنانے والا جذبہ اگر دوبارہ زندہ ہو جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم توانائی کے اس بحران سے باہر نہ نکل سکیں۔لوڈشیڈنگ کی وجہ سے انڈسٹریز تباہ ہو رہی ہیں ,جس سے بے روزگاری میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے ,جو لوگوں کو جرائم کی طرف راغب کرتی ہے۔ملک میں معاشی استحکام لوڈشیڈنگ کے خاتمے کے بغیر ممکن نہیں۔افسوس اس بات کا ہے کہ ابھی تک ہمیں اپنی حکومتوں سے ایسی کوئی کوشش بھی دیکھنے کو نہیں ملی۔اب تو ہمارے لیڈروں میں مولوی ,گدی نشین شاہ جی ,مولانا حضرات ,علماء اور عامل بھی شامل ہیں۔دیکھنا ہے کہ کون لوڈشیڈنگ کے اس جن کو قابو کرتا ہے؟؟؟

تحریر: سہیل احمد لون

سربٹن۔سرے

17 جولائی 2011ء

sohailloun@gmail.com